رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

[illegible]

سالانہ چندہ	۱ر
فی پرچہ	[illegible]

جلد [illegible] | کاکوری دوشنبہ ۱۶ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲

ادبیات

غزل مولوی حامد حسن علوی مرحوم

(۱۹۳۱ء میں اورنگ آباد کالج میں ایک مشاعرہ ہوا تھا اس میں یہ غزل پڑھی گئی تھی)

لاج رکھ لے تو میری الفت کی — مے پلا دے مجھے محبت کی
ایسی کیا ہم نے کی خطا صاحب — ہم سے کیوں ٹھان لی عداوت کی
دل نہ پس جائیں عاشقوں کے کہیں — تیری رفتار ہے قیامت کی!
یاد تیری بھلا نہیں سکتا! — تاب دل کو نہیں ہے فرقت کی
ہو گیا تھا میں کامیاب مگر — میرے دل نے میری رقابت کی
دستگیری کی جب نہیں توفیق — دوست بے فائدہ محبت کی!
دل کے انداز کہتے ہیں حامد
راہ پیدا ہوئی محبت کی!

رسم محبت

میرے محبوب! میں تمہیں دن رات ڈھونڈ رہی ہوں۔ تم خواب میں آکر میری تاریک دنیا میں اُجالا کیوں نہیں کرتے میرے ساز دل کے تاروں کے چھیڑنے والے! میں ہر آواز میں ہر گیت میں تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔

میرے محبوب! میں سوئے بغیر بیداری کی حالت میں خواب دیکھتی ہوں۔ میں تمہاری تلاش کے بغیر تمہیں دل میں موجود پاتی ہوں ہر چیز میں مجھے تمہارا رنگ نظر آتا ہے اور ہر رنگ میں، میں تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔ تمہیں پاکر بھی تمہاری تلاش میں ہوں۔

عاشق اور محبوب دونوں میں ایک گہرا تعلق ہے۔ دونوں ایک ہی بانسری کے گیت ہیں۔

کوئی کھو کر عاشق کو ڈھونڈ رہا ہے۔ اور کوئی پاکر محبوب کو تلاش کر رہا ہے۔ یہ محبت کی پرانی رسم ہے۔

(ہندی سے اخذ) (ماخوذ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۸ | کاکوری دوشنبہ ۱۶ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۰

اہل وطن کا جمود

جس دور ابتلا میں اس وقت دنیا مبتلا ہے اسکو ہر پڑھا لکھا انسان خوب جانتا ہے۔ ہمارا ملک ہندوستان دنیا سے الگ نہیں ہے اور ابتو مصیبت و انتشار کے بادل ہمارے ملک کے ارد گرد منڈلا رہے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دروازہ ہی پر آگ کے شعلے پہونچتے معلوم ہوتے ہیں۔ ہر شخص متوحش و پریشان ہے جہاں دو چار آدمی اکٹھا ہوتے ہیں بس جنگ کا چرچا اور اذکار رہتے ہیں اور تمام گفتگو کی تان اس پر ٹوٹتی ہے کہ اپنی حفاظت کا کیا انتظام کریں۔ انفرادی حیثیت سے تو ہر شخص اسکو سوچتا ہے کہ اپنا بچاؤ کیونکر کرینگے لیکن اس طرف توجہ کم دیکھی جاتی ہے کہ متحدہ طریقہ پر اگر حفاظت کا انتظام ہو سکے تو بہترین صورت ہوگی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اسطرف مطلق غور نہیں کیا جاتا۔ ہم باہر کے متعلق نہیں کہہ سکتے اس وقت اپنے قصبہ کے جمود کو دیکھ رہے ہیں کہ ہر شخص اپنی جگہ پر شتر مرغ بنا ہوا ہے اور کسی کو بھی اس کی پروا نہیں ہے کہ اگر خدانخواستہ مصیبت آ پڑی تو.... اپنی اور خاندان و اعزہ کے بچاؤ اور حفاظت کی کیا صورت ہوگی۔ قصبہ میں مسلم لیگ کی اچھی تنظیم کہی جاتی تھی اور وہ وقتا یہاں مسلم لیگ کا اچھا زور تھا جسکا شمار ضلع کی سب سے منظم جماعت کہا جاتا تھا۔ اور یہ توقع کی جاتی تھی کہ وقت پڑنے پر یہ جماعت بہت مفید و کارآمد ثابت ہوگی لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہی لوگ جو ہر مجمع میں بڑی بڑی تعلیاں کرتے ہیں اس وقت اپنی بے حسی کا ثبوت دے رہے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اچھی خاصی منظم جماعت میں ایک جمود اور لاپروائی دیکھی جاتی ہے اور اہل قصبہ جنکو مسلم لیگ سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی اب اپنی اپنی جگہ پر یہ سمجھ رہے ہیں کہ مسلم لیگ اب کاکوری میں ختم ہو گئی۔ مجمعوں میں اپنی گفتگو سے قومی درد کا اظہار کرنے والے کہاں ہیں باہر آئیں اور دیکھیں کہ انکی بے عملیوں سے ہمارے قصبہ کی منظم جماعت مسلم لیگ کا کیا حشر ہو رہا ہے اور ایسے نازک وقت میں جب ہمکو اپنی تنظیم اور متحدہ قوت کی سخت ضرورت ہے اسقدر خاموشی و جمود بہت پریشان کن ثابت ہوگا۔ اب بھی وقت ہے، وقت کی نزاکت کو جلد محسوس کریں اور کوئی ایسی راہ عمل نکالیں کہ قصبہ کی منظم جماعت مردہ نہ ہونے پائے اور متحدہ قوت وقت پڑنے پر کام آ سکے۔ اگر تنظیم ہی نہ ہوگی تو متحدہ و متفق ہونا معلوم۔ ہم کارکنان مسلم لیگ سے عموماً اور ان حضرات سے جو بظاہر اپنے کو مسلم لیگ کے روح رواں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوزیشن کو سمجھیں اور جسطرح وہ مجمعوں میں ممبروں کو اپنی گفتگو سے مرعوب کرکے اپنی قومی و ملکی خدمات کا اعتراف کرانے کی سعی کرتے ہیں اب اپنے عمل سے مسلم لیگ ایسی تنظیم کو مردہ ہونے سے بچائیں جو نہ صرف حقیقی قومی و ملکی خدمت ہوگی بلکہ قصبہ کے لوگ انکے ممنون ہونگے۔

حامیان اُردو سے درخواست

(ادارہ)

اُردو زبان کو جو ہمہ گیری حاصل ہے اور بلحاظ اپنی لطافت و شیرینی قومی و مشترکہ زبان کی جو حیثیت رکھتی ہے وہ روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ انجمن ترقی اُردو ہند (دہلی) اس زبان کی جو خدمت کر رہی ہے وہ بھی پوشیدہ نہیں۔ ہندوستان کی اس زبان کی حفاظت، توسیع اور اشاعت کے لئے ڈاکٹر عبدالحق معتمد انجمن ترقی اُردو نے جو اسکیم بنائی ہے اسکو بجنسہ ہمنے اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج کر دیا ہے اور اپنے ناظرین اخبار سے اس کو بغور پڑھنے اور عملی طور پر اسکیم کو کامیاب بنانے میں اپنی پوری ہمدردی کا ثبوت دینے کی استدعا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے ۱۹۱۲ء میں انجمن ترقی اُردو کو اپنے ہاتھ میں لیکر جو بے لوث خدمات انجام دی ہیں اور اب بھی باوجود

پیرانہ سالی کے دوا دوش کرکے انجمن میں چار چاند لگانے کے قومی و ملکی زبان کو اغیار کی ریشہ دوانیوں سے بچانے کی جد وجہد ہی صرف نہیں کر رہے ہیں بلکہ اپنے ایثار اور اُردو زبان کے ساتھ ہمدردی کا عملی ثبوت اپنے تمام عمر کا اثاثہ تقریباً مبلغ پچاس ہزار روپیہ نقد انجمن کو دیکر جو گرانمایہ خدمت قومی و ملکی زبان "اُردو" کی کی ہے اُسکے لئے ہندوستان کا بچہ بچہ بلا لحاظ مذہب و ملت ڈاکٹر صاحب کی مجوزہ اسکیم کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں۔

اس موقع پر انجمن ترقی اُردو (ہند) کے متعلق بھی عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہمعصر اخبار "ہماری زبان" کے نوٹ سے حسب ذیل اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ انجمن نے کیا قابل قدر خدمات انجام دیں۔ "انجمن کا محفوظ سرمایہ پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ مطبوعات کا اسٹاک ساٹھ ہزار سے کم کی مالیت کا نہیں۔ انجمن کے کتبخانہ میں بیش قیمت کتابوں کا ایک عمدہ ذخیرہ فراہم ہوگیا ہے۔ انجمن کا سالانہ موازنہ اسی ہزار روپیہ کے قریب ہوتا ہے۔ عمارت فنڈ میں بیس ہزار روپیہ سے زائد رقم جمع ہے۔ انجمن کی مطبوعات کی تعداد ۲۰۰ تک پہونچ چکی ہے اور اب سالانہ کوئی دو درجن نئی کتابوں کے بیس ہزار سے زیادہ نسخے شائع ہوتے ہیں۔ انجمن کی شاخوں کی تعداد ۲۲۲ ہے جو ملک کے مختلف حصوں اور دور دراز علاقوں میں سرگرمی سے کام کر رہی ہیں، انجمن کی سرپرستی میں ابتدائی اور شبینہ مدرسے قائم ہیں جنکی تعداد ۰۰ ء سے کچھ ہی کم ہے۔ انجمن کے اہتمام سے اس وقت رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ اُردو سہ ماہی رسالہ ہے، سائنس ماہانہ رسالہ ہے اور ہماری زبان پندرہ روزہ ہے"

جنگ کا انتیسواں مہینہ

قادری احمد محسن علوی ستانہتانی

واشنگٹن کی کانفرنس کے خاتمہ اور اتحادی تجاویز جنگ کے عمل پیرا ہونے کے قبل محوری قوتوں نے بھی ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے اتحاد ثلاثہ کا ایک عظیم الشان پروگرام دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ جسکے چند خفیہ فقرات دنیا کی سیاست میں ہیجان پیدا کر رہے ہیں اور اتحادی قوتوں کو بہت بڑا اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ مبادا موسم بہار کے آغاز پر جاپان بھی اسٹالن سے برسر پیکار ہوکر روس کو دہرے چیٹے میں دبانے اور جرمنی کی نئی مہم میں دست راست بننے میں کامیاب نہ ہو جائے ـــ!

ہٹلر نے فوج کی کمان ہاتھ میں لے کر جاپانی ساز پر جرمنی گیت الاپنے کی شاطرانہ چال چلی۔ لیبیا میں برطانوی فوجوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو اپنی پسپائی سے جنرل رومیل نے اور بھی زیادہ بڑھانے کی کوشش کی۔ برطانوی اور آسٹریلین سپاہ ریگستان کے کنارے وسیع علاقہ پر منتشر ہوگئیں۔ جنرل رومیل پیچھے ہٹتا گیا۔ اور بہترین برطانوی لشکر جو آبیہ کے علاقہ میں مصروف پیکار تھا کہ رومیل پلٹ پڑا۔ برطانوی فوجوں کا بیشتر حصہ لیبیا میں مقبوضہ علاقہ کی حفاظت پر مجبور ہوگیا اور مشرق بعید کی حقیقی امداد نہیں کی جا سکی۔ ملایا میں جاپانی دباؤ بڑھا ریاست جوہور دشمن کے قبضہ میں آگئی اور اب سنگاپور بھی خطرہ میں ہے جرمنی کے اس شاہکار کی بدولت برطانوی امداد کو دوگونہ مشکلات پیش آئیں۔ مشرق بعید میں سنگاپور کی اہمیت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے ادہر مغرب میں مالٹا کی حفاظت کسی ناگزیر ہے۔ برطانوی افواج کشمکش میں ہیں۔ فضائی برتری حاصل نہیں ہے اور نہ بحری بیڑا بھی اسقدر قوی نہیں ہے کہ دشمن سے کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکے۔ دارالعلوم میں نت نئے سوالات کی بوچھار ہو رہی ہے۔ کابینہ استقلال کے ساتھ جواب دے رہی ہے۔ برطانوی مدبرین کی سیاست اور انکی جنگی مہارت کی آزمائش کا یہی وقت ہے۔ بحر روم اور بحر ہند کی کنجیوں کی حفاظت آخری قطرۂ خون تک کی جانی چاہئے ـــ!

جاپانیوں نے فی الحال بحر الکاہل پر فضائی۔ بحری اور ارضی برتری ہر جگہ حاصل کی ہے۔ بحر الکاہل کے تقریباً دو ہزار جزائر اس کے زیر نگین آچکے ہیں۔ آسٹریلیا کے براعظم سے قریب ترین مقامات پر انکی افواج اتر چکی ہیں۔ بڑے بڑے جزائر قابو میں آگئے ہیں۔ شرق الہند میں زیادہ تاب مقاومت نہیں ہے۔ تنہا آسٹریلیا ہی جاپان کے مقابلہ کی ہمت

تو ضرور ہے مگر قوت نہیں ہے۔ بحرالکاہل کی جنگی کونسل کی تجاویز زیر غور ہیں اور وہ وقت قریب آرہا ہے جب ظالموں کو لٹے ہوئے بیجوں کا پھل ملے گا اور جنرل ویول اپنی شہرۂ آفاق شجاعت کا ثبوت دے کر جنگی پانسہ پلٹ دینگے ـــ!!!

بحری قوتوں نے مدافعت کی پوری تیاریاں کرلی ہیں۔ سر دست مخصوص موچوں پر مسلسل واپسی عمل میں آرہی ہے لیکن یہ خالی از علت نہیں ہے اس کا مقصد واضح بھی ہے کہ سنگاپور کی بہ صورت مدافعت کی جائے اور ہندی رسالہ چینی افواج کے ساتھ دشمن کو رنگون پر قابض نہ ہونے دیں گو کہ سر دست جنوبی برما دشمن کے زیر اقتدار آچکا ہے۔ خلیج بنگالہ میں دشمن کی آبدوزوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے لیکن اندیشہ کی کوئی بات نہیں ہے عنقریب وہ جلد تدابیر بروئے کار لائی جائیں گی جو حکومت ہند کی دفاعی کونسل کے زیر غور ہیں۔

روسی محاذ پر سرما کی شدت اور قدرتی معاونت کے ساتھ ساتھ اتحادی قوت نے اپنا کام کیا اور آخرش دجالی لشکروں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ لاکھوں جرمن سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہزاروں ٹینک تباہ ہوئے اور تین ہفتوں کے اندر اندر روسیوں نے دشمن کے پیر اکھاڑ دیئے۔ لینن گراڈ سے کرکیا تک تقریباً ۱۰۰ میل مغرب کی جانب دشمن کو اس بری طرح سے ڈھکیل دیا کہ بڑے بڑے جرمنی جنرل کو مہلک امراض میں گرفتار ہو کر اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا۔ لیکن یہ ابتدائی شکست زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ دشمن موسم بہار کا انتظار کر رہا ہے۔ برف کے پگھلنے کی دیر ہے۔ موقع کی تاک میں ہے۔ سپہ سالار عساکر نازی بحرہ روم پر اقتدار جمانے کی فکر میں منہمک ہے۔ مالٹا پر سیکڑوں ہوائی حملے ہوچکے ہیں۔ بحرہ روم میں عنقریب فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے۔ اندیشہ ہے کہ مالٹا اور سنگاپور پر بیک وقت گھمسان کا رن پڑے۔ یو بوٹوں کی کارروائیاں بحر اوقیانوس اور بحرالکاہل میں تیزی کے ساتھ جاری ہیں۔ امریکن اور برطانوی بیڑے نہایت بہادری کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں اور وقت زیادہ دور نظر نہیں آتا ہے کہ نازی نظام کا شیرازہ منتشر ہو جائے محوری اتحاد کے پرخچے اڑا دیئے جائیں اور شکست خوردہ قوتوں کو اس ظالمانہ اتحاد کی قرار واقعی

سزا مل سکے ــــ !!!

بمبئی ۱۱ فروری ۱۹۴۲ء

پروفیسر کیرو کی پیشین گوئیاں

(جو ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی تھیں)

پروفیسر کیرو نے سنہ ۱۹۲۶ء میں دنیا کی مختلف قوموں کی نسبت چند پیشین گوئیاں کی تھیں جو سنہ ۱۹۲۷ء میں انکی ایک کتاب میں شائع ہوئی تھیں ذیل میں انہیں سے چند یہاں درج کی جاتی ہیں۔ ان پیشین گوئیوں میں بعض حالات پیش آچکے ہیں اور بعض پیش آرہے ہیں اور بعض موجودہ حالات سے بالکل خلاف ہیں۔ یہ پیشین گوئیاں ایک جگہ سے نہیں لیگئی ہیں بلکہ مختلف ملکوں کی نسبت جن حالات کے متعلق استاد کیرو نے لکھا ہے ان میں جہاں جہاں لڑائی کا ذکر تھا انکو چھانٹ لیا گیا ہے (اڈیٹر اخبار منادی دہلی)

لڑائی کی ابتدا :۔ پریزیڈنٹ ولسن نے ورسائی کے محل میں بیٹھکر یورپ اور دنیا کے امن کی جو کوشش کی تھی اس سے درحقیقت ایک نئی لڑائی کی بنیاد رکھدی۔ چنانچہ یہ لڑائی ضرور ہوگی اور ان بیشمار لڑائیوں میں سے ہوگی جو آئندہ چند صدیوں میں ہونگی اور جو دنیا کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گی۔

لڑائی کے فریق :۔ اس لڑائی میں جرمنی اور اٹلی ملکر فرانس پر حملہ کرینگے۔ فرانس کا انجام یہ ہوگا کہ برطانیہ و فرانس میں دوستی قائم نہیں رہے گی انکا ناتہ ٹوٹے گا اور فرانس کی حالت بہت نازک ہو جائے گی۔ اس کے تین ٹکڑے ہو جائینگے۔ انقلاب پسند کمیونسٹ جمہوریت پسند اور شاہ پسند ملک پر حاوی ہو جائینگے۔ اس نازک دور میں ایک ڈکٹیٹر پیدا ہوگا جو فرانس کو سنبھالنے کی کوشش کریگا۔ فرانس کی امپائر تباہ ہو جائے گی۔ شمالی افریقہ میں فرانس کے مقبوضات کو بڑا صدمہ پہنچے گا۔ اور شام بھی فرانس کے ہاتھ سے نکل جائینگے

لڑائی میں کون کون شریک ہوگا؟ :۔ لڑائی کی ابتدا اسٹریا، چیکوسلاویکیہ، اور پولینڈ سے ہوگی اور پھر انگلستان، جرمنی، ڈنمارک

فلسطین، شام، جاپان، یوگوسلاویہ، یونان، بلغاریہ، مصر بھی لڑائی میں شریک ہو جائینگے۔ روس، اٹلی اور فرانس میں لڑائی کا خوب زور رہے گا۔

اٹلی کا انجام:۔ اٹلی میں بہت سی تبدیلیاں ہونگی۔ لڑائی سے پہلے اٹلی یورپ کی سب سے زیادہ جنگی قوم سمجھی جائیگی۔ بات بات میں اسکی تلوار میان سے نکلے گی اور اٹلی ہر وقت لڑائی کے لئے خم ٹھونک کر میدان میں آتا جائیگا شمالی افریقہ میں اٹلی ایک ملک فتح کرے گا اور سارا یورپ اٹلی سے ڈرے گا۔ مگر جب لڑائی ہوگی تو اٹلی کو ہر جگہ شکستیں ہونگی۔ ہر جگہ وہ پٹے گا۔ افریقہ کی سلطنت خاک میں ملجائے گی۔

انگلستان کی ساکھ:۔ جب اس لڑائی کے آثار دکھائی دینگے تو فرانس اور برطانیہ اس سے بچنے کی بے انتہا کوشش کریں گے اور اس سے برطانیہ کی ساکھ کو بڑا زبردست صدمہ پہونچے گا مگر یہ لڑائی ہو کر رہے گی اور جب روس و جرمنی کا سمجھوتہ ہوگا تب یہ لڑائی شروع ہو جائے گی۔

برطانیہ کے اتحادی:۔ آنے والی لڑائی میں جرمنی اور برطانیہ اتحادی ہونگے اور روسی انکے دشمن ہونگے۔ لندن اور برطانیہ کے مشرقی ساحل کے شہر روسی ہوائی جہازوں کی بمباری سے تباہ ہو جائینگے۔

ترکی جنگ سے بچا رہیگا:۔ اس عظیم الشان لڑائی میں جسمیں یورپ اور ایشیا کی سب قومیں شریک ہونگی صرف ترکی بچا رہے گا اور اس سے اطراف کی سب حکومتیں ڈرینگی۔

امریکہ اور جاپان کی لڑائی:۔ امریکہ حتی المقدور کوشش کرے گا کہ لڑائی سے عملی طور پر الگ رہے مگر اسے جاپان اور میکسکو سے لڑنا پڑے گا اور پھر یورپ کی لڑائی میں بھی شریک ہو جائیگا۔

آخری لڑائی:۔ دنیا میں آئندہ چند سو سال میں جو لڑائیاں ہونگی انکے آخر میں ایک بہت بڑی جنگ ہوگی جس کے بعد دنیا میں دائمی امن ہو جائے گا اور ایک شخصیت پیدا ہوگی جو دنیا کو امن اور صلح کا پیغام دیگی اور لڑائیوں کا دور ختم کر دے گی۔

[illegible] ملکوں کا حال:۔

روس:۔ منجمّا وغیرہ کہتے ہیں کہ روس پر ایک ایسے ستارہ کا سایہ ہے جس کی وجہ سے روس پر ہمیشہ تباہی اور مصیبت آتی رہتی ہے۔ ترکی سے لڑائیوں میں، جاپان و روس کی لڑائی میں اور پھر روسی انقلاب میں اسقدر روسی مرد، عورتیں اور بچے مارے گئے ہیں کہ انکا حساب کرنا ناممکن ہے اور پھر آج کل بھی ہر سال چند ہزار آدمی روسی حکومت کے حکم سے مار ڈالے جاتے ہیں۔ ابھی اس ستارہ کا سایہ روس پر قائم رہے گا اور روس پر ایسی خونریزی ہوگی جسکی مثال روس کی تاریخ میں نہیں ملے گی۔ چپہ چپہ پر خون بہے گا۔ اور جب روس اس ستارہ کے اثر سے نکلے گا تو روس سے بڑا اور شاندار ملک بھی دنیا میں کوئی نہو گا۔

ہندوستان:۔ ہندوستان میں مستقبل قریب میں یعنی ۱۹۲۶ء کے بعد چند سالوں میں، بہت سے قحط پڑیں گے فصلیں خراب ہونگی فسادات بہت ہونگے۔ مذہبی جھگڑے ہونگے۔ امن کی فی الحال کوئی امید نہیں ہے۔ ۱۹۳۱ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک سیاسی بےچینی بہت زیادہ بڑھ جائیگی اور آخر ۱۹۳۵ء میں ایک نیا کانسٹیٹیوشن ہندوستان کا بنایا جائے گا مگر وہ بھی اس بےچینی کو کم کرنے میں ناکام رہے گا۔ اس وقت ہندوستان کی عورتیں جو پردے سے باہر کی چیز کو نہیں جانتی ہیں میدان میں آئیں گی اور اپنی ہمت اپنی جرات، اپنے اصول کو منوانے کی سختی اور اپنی قربانیوں میں مردوں سے بڑھ جائینگی وہ انگریزی جیلوں میں بھر جائینگی ہزاروں عورتیں حکومت کی مشین کو روک دیں گی۔ برطانوی گورنمنٹ ان عورتوں کی مصیبت سے بچنے کی بہت جتن کریگی مگر ناکام ہوگی۔ برطانیہ کے حاکم، پولیس اور فوج ان عورتوں کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجائینگی اور آخر یہ عورتیں آزادی حاصل کرلینگی۔ ہندوستان اور انگلستان کی تجارت تقریباً بند ہو جائیگی۔ جاپان اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنا مال ہندوستان میں بھیجے گا اور ہندوستان کی مارکیٹ پر قبضہ کرے گا۔ ہندوستان جہاز رانی میں ترقی کرے گا اور انگلستان کی جہاز رانی کو اس سے نقصان پہونچے گا۔

پارسیوں کو بہت عروج ہوگا اور چونکہ وہ سیاسی میدان میں بے ضرر سمجھے جاتے ہیں اس لئے کوئی قوم انکی مخالفت نہ کرے گی مذہبی قانون کو "زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق" وسیع کر دیا جائیگا برہمن اپنی مذہبی کتابوں میں ایسی باتیں تلاش کرینگے جو موجودہ زمانہ کے حالات کے موافق ہوں یہاں تک کہ ذات پات کا بندھن بھی کمزور ہو جائیگا۔ والیان ریاست بھی عوام کے ساتھ ملکر ہندوستان کی

آزادی کا مطالبہ کرینگے۔ مسلمان اور ہندو ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کریں گے اور اسکے بعد امن ہو جائیگا (پاکستان کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر) ہندوستان کیلئے جو مشکلات ہیں وہ مذہبی جھگڑوں سے ہیں۔ بہر حال کچھ ہی ہو ہندوستان آزاد ضرور ہو گا اور برطانیہ کیلئے بھی مناسب ہے اگر وہ ہندوستان کو دوست بنا کر آزاد کر دے۔

اخبار منادی دہلی

وطن کی خبریں

نوٹ :۔ اعزہ احباب و جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں (اڈیٹر)

موسم :۔ سردی کا زور اب کچھ کم ہو گیا تھا اور ایک ہفتہ سے تو رُت بہت کچھ بدل گئی تھی۔ دفعتاً سردی کی شدت میں کمی ہونے اور دھوپ میں گرمی محسوس ہونے سے ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جاڑے کا موسم ختم ہو گیا ہے غالباً یہ حالت عارضی ہے کیونکہ عموماً آخر فروری تک خاصی سردی رہتی ہے اور جو کیفیت اس بار فروری کے مہینہ میں شروع ہوئی ہے وہ دوسرے ہفتہ مارچ سے شروع ہوتی تھی۔ خدائی انتظام کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اکثر آسمان پر ابر آ جاتا ہے اور ہوا میں بھی کچھ خنکی پیدا ہو جاتی ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ ابھی بارش ہو گی اگر ایسا ہوا تو پھر کچھ سردی چمکے گی۔ کئی روز سے تیز خنک ہوا چل رہی ہے۔

آب و ہوا :۔ نزلہ و زکام کی شکایات ابھی سنی جا رہی ہیں۔ موسم کے تغیر و تبدل میں کافی احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ نزلہ و زکام کی حالت میں تکالیف بڑھ جانیکا اندیشہ ہے۔

تقریبات :۔ (۱) اب اطلاع ملی ہے کہ شیخ اوصاف علی عباسی خلف شیخ عبدالسلام مرحوم (محلہ قلعہ) کا عقد نکاح ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کو بروز جمعہ بعد نماز مغرب بمقام قصبہ ہرگام ضلع سیتاپور قاضی افتخار احمد مرحوم کی صاحبزادی سے ہوا۔ اسی سلسلہ میں اوصاف علی عباسی کو حیدرآباد سے طلب کیا گیا تھا چند روز قیام کے بعد وہ حیدرآباد (جہاں وہ ایل۔ ایل۔ بی پڑھ رہے ہیں) واپس گئے) یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مراسم رخصتی عروس کچھ عرصہ کے بعد ادا ہونگے۔

(۲) یکم فروری ۱۹۴۲ء (۱۴ محرم ۱۳۶۱ھ) قبل دوپہر بمقام فرنگی محل (لکھنؤ) منشی سبیح الحسن علوی خلف اکبر مشکور علی علوی (محلہ تجبیہ ٹولہ) کا نکاح مولوی سخاوت اللہ فرنگی محلی کی صاحبزادی سے ہوا تھا اسی دن سہ پہر کو دلہن لکھنؤ سے رخصت ہو کر کاکوری آئی ہم منشی مشکور علی صاحب کو فرض سے سبکدوش ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(۳) منشی معز الدین حسین خلف اکبر منشی تاج الدین حسین مرحوم (محلہ چھول ٹولہ) کے دو صاحبزادوں کا ختنہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء کو بعد نماز عصر ہوا تھا۔ اولاً میلاد شریف پڑھا گیا اور بعد فاتحہ خوانی شیرینی تقسیم ہوئی۔ بعض بیرونجات کے اعزہ بھی ختنہ میں شرکت کے لئے آئے تھے

معاودت وطن و واپسی :۔ (۱) قاضی اظہار علی عباسی (محلہ قاضی گڑھی) گذشتہ ہفتہ میں دس روز کی رخصت پر آئے تھے چار دن کاکوری میں اور چار یا پانچ یوم لکھنؤ ٹھہر کر کلکتہ واپس گئے۔ کاکوری اسکے ہمراہ انکی بہن (اہلیہ منشی منظر علی علوی) اور خود کے بیوی بچے بھی آئے تھے۔ (۲) مولوی شمیم الدین علوی (احاطہ حسن علیخان) طویل رخصت پر آئے تھے مع اپنی بیٹی (اہلیہ سب لفٹنٹ چودھری شہاب احمد کے جو ریاست چرکھاری سے یہاں آگئی تھیں) اور اپنے بھتیجوں کے حیدرآباد واپس گئے (۳) سید ثامن علی عباسی (محلہ قلعہ) جو گذشتہ نومبر ۱۹۴۱ء میں ۱۴ سال کے بعد وطن آئے تھے ہفتہ کے دن مع اپنی اہلخانہ اور چھوٹے بیٹے سردار علی عباسی کے اورنگ آباد واپس گئے (۴) منشی عبدالحلیم علوی (احاطہ رحیم باسط) کلکتہ سے آئے ہیں۔

ملازمت :۔ (۱) سید منیف الدین احمد (بشاہرہ ملیحہ) کا گورنمنٹ ٹرانسپورٹ لکھنؤ کے دفتر میں بطور کلرک تقرر ہوا ہے۔ (۲) منشی عبدالعلیم باسطی (بشاہرہ ملیحہ) سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں بحیثیت کلرک مقرر ہو کر کانپور گئے ہیں۔ (۳) مولوی مصلح الدین احمد آسپیر ٹکنیکل ٹریننگ گروپ ہلری بیرکپور

صحت و سکون :۔ (۱) اہلیہ سید ثابت علی عباسی (محلہ قلعہ) کو کلکتہ سے آنے کے بعد شدید زکام کی حالت میں تنفس کی شکایت ہو گئی تھی کئی شبانہ روز سخت تکلیف رہی اور غذا وغیرہ نہ ہونے سے سابقہ کمزوری میں اضافہ ہو گیا۔ بلطفہٖ نزلہ کے اثرات بڑی حد تک زائل

ہو چکے ہیں صرف خفیف کھانسی باقی ہے۔ زکام وغیرہ کی وجہ سے ڈاکٹر مس ڈگلس کا مجوزہ ٹانک جو قوت کیلئے تھا ملتوی کر دیا گیا تھا اب پھر شروع کر دیا گیا ہے۔

(۲) اہلیہ منشی عبدالعلیم علوی باسطی (احاطہ رحیم باسط) مشن اسپتال سے واپس آگئی ہیں طبیعت چاق ہے لیکن ابھی کمزور بہت ہیں۔ بچی بھی ہے گذشتہ عشرہ میں زچہ کو شدید بخار اسپتال میں آگیا تھا اور حالت خطرناک ہو گئی تھی۔ اللہ تعالے نے بڑا فضل کیا اب بفضلہ بخار نہیں ہے۔

(۳) منشی فاروق احمد علوی خلف حاجی شفیق احمد علوی (محلہ باڈلی) کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ ۲ آخر دسمبر ۱۹۴۱ء میں بمقام رامپور بائیسکل سے گر گئے تھے اور ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی کئی دن تک اسپتال میں داخل رہے۔ شکر ہے کہ ہڈی جڑ گئی ہے اور آخر ہفتہ جنوری ۱۹۴۲ء میں بندش کھول دی گئی اب ہاتھ اچھا ہے صرف خفیف ورم ہے جو انشاءاللہ مالش وغیرہ سے دفع ہو جائیگا۔ افسوس ہے کہ دفتر کو بہت دیر میں اطلاع ملی۔ .... اڈیٹر

علالتیں:- (۱) والدہ مولوی ضمیرالدین علوی (قاضی گڑھی) کے ورم جگر وغیرہ میں کمی بتائی جاتی ہے لیکن بوجہ کمزوری یا کسی اور اسباب کی بنا پر قلبی دورے ہونے لگے ہیں جو اور ضعف کا باعث ہو رہے ہیں باری تعالے اجلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(۲) اہلیہ منشی ذکی احمد علوی (محلہ باڈلی) کا علاج لکھنؤ میں ہو رہا ہے حالت قابل اطمینان نہیں ہے۔ اللہ رحم کرے۔

(۳) شیخ فراست علی (برگذلہ) کی حالت میں بہت کم فرق بیان کیا جاتا ہے۔ بخار رہتا ہے لیکن اتنا تیز نہیں۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے خداوند کریم انکو صحت عطا فرمائے

متفرقات:- (۱) حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کا سالانہ [عرس] ۱۶ر محرم ۱۳۶۱ھ (۲ر فروری ۱۹۴۲ء) کو بعد نماز مغرب تکیہ شریف کاظمیہ پر ہوا اور تقسیم تبرک کے بعد حاضرین کو خوش ذائقہ چاء پلائی گئی۔ اسی دوران میں جمیل صاحب لکھنوی نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ نماز عشاء کے اذان ہونے پر یہ صحبت ختم ہوئی اور بعد نماز قوالی کی محفل ہوئی اور دوسرے دن ۲۳ر محرم صبح سے دوپہر تک مجلس سماع ہوئی تھی دونوں محفلیں بہت کامیاب بیان کی جاتی ہیں اور اہل ذوق حضرات بہت محظوظ و لطف اندوز ہوئے۔ اس بار فاتحہ میں مجمع غیر معمولی تھا اور کافی لوگ باہر سے فاتحہ کی شرکت کے لئے آئے تھے۔ فاتحہ کے سلسلہ میں ۱۶ر تاریخ کو صبح سے نماز عصر تک قرآن خوانی ہوتی رہی اور متعدد کلام پاک ختم ہوئے۔ مریدین و معتقدین کے علاوہ مدرسہ نظامیہ کے طلبہ (درجہ حفظ قرآن) قرآن خوانی میں شرکت کرتے ہیں جنکو صاحب سجادہ کی جانب سے دوپہر کو تکیہ پر کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔

(۲) حضرت حاجی شاہ امین الدینؒ کا سالانہ عرس ۲۴ر محرم ۱۳۶۱ھ (۹ر فروری ۱۹۴۲ء) بروز دوشنبہ بعد نماز عصر مسجد واقع بارہ دری مولوی محلہ میں زیر نگرانی مولوی روح الامین ہوا۔ پنج آیت کے بعد فاتحہ خوانی ہوئی اور حاضرین کو بوندیاں تقسیم کی گئیں۔ عرس سے متعلق انتظام و انصرام میں جو دلچسپی لیتے ہیں اور اس کے قائم و برقرار رکھنے میں سعی و جد و جہد مولوی روح الامین کرتے ہیں وہ قابل ستائش ہے

(۳) مردوں، عورتوں اور بچوں پر لکڑ بگے کے حملے تو ہو ہی رہے تھے اور روزانہ دو ایک کے مجروح ہونے کی خبر سنی جاتی تھی اب اطلاع ملی ہے کہ دو ایک بھیڑیئے بھی انسانوں پر حملے کر رہے ہیں بندوقچی ان موذی جانوروں کی تلاش میں جاتے ہیں تو وہ نظر نہیں آتے قصبہ و مضافات میں ہیجان پایا جاتا ہے اور مخلوق بیحد پریشان ہو رہی ہے۔ خدا کرے جلد یہ بلا یہاں سے دفع ہو۔ اب وہ بستی کے اندر بھی گشت لگاتے رہتے ہیں۔ محلہ باڈلی اور قاضی گڑھی وغیرہ میں بھی دیکھے گئے۔

(۴) آگرہ یونیورسٹی کے جامعہ اردو سے ادیب کامل کے امتحان میں اس سال منشی ذکی علی علوی خلف منشی سمی علی علوی مرحوم (محلہ پچھم ٹولہ) اور ادیب ماہر کے امتحان منشی اعتماد الحسن علوی خلف منشی عماد الحسن علوی (محلہ تاج نگر) کامیاب ہوئے ہیں۔ دونوں کی کامیابی درجہ سوم میں ہے۔

قومی زبان

کی

حفاظت، توسیع اور اشاعت

زمانہ کی رفتار ترقی کے ساتھ ہندوستان بھر کی واحد قومی زبان اُردو کی ترقی کی رفتار بھی تیز ہوتی جا رہی ہے اور اب یہ اس منزل پر پہونچ گئی ہے کہ دنیا کی دوسری ترقی یافتہ زبانوں کی صف میں کھڑی ہو سکے۔ مگر بد قسمتی سے آج کل کے نازک دور میں کچھ ایسی تحریکیں بھی چل رہی ہیں جنکا مقصد اُردو کو اُس کے قومی زبان ہونے کے جائز اور فطری حق سے محروم کرنا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے دو اہم مسئلے ہیں ایک تو اپنی زبان کو علمی اور ادبی ذخیروں سے معمور کرنا۔ دوسرے مخالفین کے حملوں سے اس کی حفاظت کرنا۔ ان دونوں کاموں کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اُردو کی حفاظت، توسیع اور اشاعت کا کام کرنے والی صدر انجمن کی بنیاد اور وسائل آمدنی کو زیادہ مستحکم اور مضبوط بنایا جائے تاکہ وہ اس اہم فریضہ کو زیادہ مستعدی اور اطمینان کے ساتھ انجام دے سکے۔ انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی کی خدمات اس سلسلے میں محتاج بیان نہیں ہیں۔ یہ رجسٹری شدہ انجمن ہے اور اس کے مجلس نظما میں ملک کے نہایت ممتاز اور سربرآوردہ اصحاب شامل ہیں۔

انجمن ترقی اُردو نے رکنیت کا ایک جدید سلسلہ

حامیانِ اُردو کے نام سے شروع کیا ہے۔ اس کا چندہ صرف ایک روپیہ سالانہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ کم استطاعت اصحاب بھی آسانی کیساتھ اُردو کی خدمت میں حصہ لے سکیں۔ یہ سلسلہ جنوری ۱۹۳۲ء سے شروع کیا گیا ہے۔ جو صاحب ایک روپیہ ادا کریں گے وہ دسمبر ۱۹۳۲ء تک سلسلہ حامیانِ اُردو میں شریک سمجھے جائیں گے۔ انجمن ترقی اُردو (ہند) کی مجلس نظما توقع کرتی ہے کہ ۱۹۳۲ء کے اختتام تک کم از کم پچاس ہزار حامیانِ اُردو ضرور اپنی قومی زبان کی حفاظت، توسیع اور اشاعت کے مقررہ چندہ ادا کرنے کے تیار ہو جائیں گے ہر بہی خواہ اُردو کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد سلسلۂ حامیانِ اُردو میں مستقل طور پر شریک ہو جائے۔

(عبدالحق معتمد انجمن ترقی اُردو (ہند))

بہن کی یادمیں ــــ!

پیاری بہن! میں تمہاری یاد میں تڑپتی ہوں اور ہر وقت آنسو بہایا کرتی ہوں مگر آہ! تم کہیں نظر نہیں آتیں۔ اندھیری راتوں میں جب ہر شخص نیند میں مدہوش ہوتا ہے میں تمھیں عالم خواب میں دیکھ کر چلا اٹھتی ہوں۔ مگر آہ! وہ دلکش طلسم بہت جلد نظروں سے غائب ہو جاتا ہے میں دیوانہ وار اٹھکر تمہاری جستجو میں ادہر اُدہر گھومتی ہوں ہائے میری کوشش ناکام ثابت ہو کر میرے غمگین دل پر نمک پاشی کرتی ہے! مہر جہانتاب جب اپنا سفر ختم کرکے ہلکی ہلکی واپسیں شعاعوں سے مناظر قدرت میں دلکشی پیدا کرتا ہے اس وقت میرا بیقرار دل تمھیں تلاش کرتا ہے۔ پیاری بہن میری ناکام جستجو پر رحم کھا کر ایک بار صرف ایک بار آ جاؤ تاکہ میری بیقراری کچھ کم ہو جائے۔ آخر تم مجھے اسقدر جلد کیوں روٹھ گئیں! میں نے تمہاری بہت خدمت کی تھی کیا میری محنتوں کا صلہ یہی ہے کہ مجھ سے روٹھ جاؤ؟ نہیں، نہیں میرا خیال غلط ہے یہ میری قسمت تھی جس نے تمکو مجھ سے جدا کر دیا۔ میری دُلہن! دس دن کی بیاہی ہوئی دُلہن! ایک مرتبہ پھر اپنی خوبصورت آنکھوں سے دیکھ لو، ہاں انھیں محبت بھری نظروں سے جن سے تم دیکھا کرتی تھیں۔ اب تمکو میرا خیال کیوں ہونے لگا۔ تم تو ابدی نیند سو رہی ہو۔ اے فلک کج رفتار تو نے میری بہن کو مجھ سے کیوں جدا کر دیا۔ ایک تمھارے نہونے سے دنیا کی تمام دلفریبیاں میری نظروں میں تاریک ہیں۔ پیاری بہن! اب میری زندگی افسردہ خیالوں کا ایک پریشان مجموعہ ہے۔ کان تمہاری روح پرور آوازیں سننے کیلئے مشتاق رہتے ہیں موسم بہار کا شباب ہے فطرت کی رعنائیاں جاذب نظر ہیں، غنچے چٹک رہے ہیں پھول مہک رہے ہیں لیکن آہ! مجھ حسرت زدہ کے قلب پر اس فرحت افزا منظر کا کوئی اثر نہیں ہوتا میں ہر روز تمہاری یاد میں اشکوں کے ہار تیار کرتی ہوں پیاری بہن! آ جاؤ کہ تمہارے قدموں پر ان ہاروں کو نثار کر دوں، میں اپنے معبود حقیقی سے دعا کرتی ہوں کہ ہم سب کو صبر جمیل دے اور تمھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے آمین۔

دل شکستہ قدسیہ خاتون (امادان) ماخوذ

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر سید محمد شبیر مہتمم دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (دلال الی) کاکوری سے شائع کیا